

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ

قیمت سالیانہ معہ محصول ع

نمبر ۲۹ - جلد ۶ | لودیانہ ۱۸ جولائی ۱۸۷۸ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

نور افشاں

جزیرہ سیپرس

——صاحب اخبار کوہ نور تحریر فرماتے ہیں کہ جزیرہ سائپرس جو قسطنطنیہ کے اخبارات جزیرہ قبرس لکھا کیا کرتے ہیں ۴ - جون ۱۸۷۸ء کے معاہدہ کے روسے بابعالی نے انگلستان کو اس غرض سے دیدیا ہے کہ وہ زمانہ آئندہ میں روس کے حملات وفتوحات سے ٹرکی کے ایشیائے صوبجات کو بچائے - اس جزیرہ کے کچھ حالات اخبار سول اینڈ ملیٹری گزٹ سے ترجمہ کرکے ہدیہ ناظرین کوہ نور کئے جاتے ہیں +

اس جزیرہ کا طول تقریباً ۱۵۰ میل اور عرض ۶۰ میل اور اسکا رقبہ تخمیناً ۴۵۰۰ میل مربع ہے آبادی کی نسبت اختلاف ہے جو ایک لاکھ سے دو لاکھ تک معلوم ہوتی ہے - زمین اس جزیرہ کی زرخیز ہے - یہاں کے باشندے فخریہ کہا کرتے ہیں کہ ہر ملک اور ہر سرزمین کی پیداواریاں اس جگہہ ہوتی ہیں - اس جزیرہ میں دو بلند سلسلے پہاڑونکے شرقاً غرباً پھیلے ہوئے ہیں اور اُن کے بیچ میں ایک بڑی زرخیز وادی ہے جسمیں ایک دریا پدیا نام بہتا ہے - سنتا کروس نامی پہاڑ ہے جسکو متقدمین اولمپس کہا کرتے تھے سطح سمندر سے آٹھ ہزار فٹ بلند ہے - جزیرہ کا شرقی انجام ساحل سریا (شام) سے تقریباً ۶۰ میل کے بعد پر ہے - اُسکا طول بلدہ ۳۵ درجے شمالاً جنوباً اور عرض بلدہ ۳۲ سے ۳۴ درجے ۴۰ ثانیہ شرقاً غرباً ہے +

یہہ جزیرہ اسوجہ سے مشہور ہے کہ (عشق وحسن کی قومیں نام دیوی المخاطب بہ سائپرس کا مسکن تصور کیا جاتا تھا جسکے نام سے بہت سے مندر اور معبد مخصوص ہیں مصر وایران ویونان وروم کی ترقی کے زمانہ میں ان اقوام کے عالم وفاضل ووضعدار وشستہ ومہذب وعیاش لوگ سیر وسیاحت کے واسطے یہاں آیا کرتے تھے گویا سائپرس اُس زمانہ کا شملہ تھا - آخرش سلطنت روما کے ساتھ اسکا بھی زوال ہوا یہانتک کہ بمقابلہ قدیم حالت ایک ویرانہ ہوگیا - بارھویں صدی کے آخیر میں عیسائیوں اور محمدیوں کی لڑائیوں کے زمانہ میں اُسکے فاتحان عرب یہاں سے نکالدئے گئے اور رچرڈ اول بادشاہ انگلستان نے اپنا خطاب شاہ سائپرس اختیار کیا - پندرھویں صدی میں جزیرہ مذکور اہل وینیا کے قبضہ میں آیا شیکسپیر کا سب سے بڑا تماشا اسی زمانہ کے متعلق ہے ۱۵۷۰ء میں اہل وینیا نے اُسکو ترکوں کے حوالہ کیا +

اس جزیرہ میں معدنی اور نباتی پیداواریاں کثرت سے ہیں - جیسا انگور اس جزیرہ میں ہوتا ہے دنیا میں کہیں نہیں ہوتا - اور میوہ جات بھی کثرت سے ہوتے ہیں - یہاں کی شرابیں بہت اچھی ہیں لیکن وہ تیس چالیس برس میں درست ہوتی ہیں - تمباکو کی بھی ہر جگہہ کثرت ہے - یہاں زیادہ تر شراب بنانیکے کارخانجات ہیں لیکن ریشم وپشم ورنگین اقسام قطن کا مال بھی تیار ہوتا ہے اور غالیچہ بہت خوش رنگ ہوتے ہیں اس جزیرہ کا غلہ بھی عمدہ قسم کا ہوتا ہے +

اگرچہ ترکوں کی بدانتظامی سے ایسا عمدہ جزیرہ بمقابلہ زمانہ سابقہ کے ویران ہوگیا ہے اور اسکے باشندگان کی حالت نہایت ردی ہوگئی ہے تاہم کچھ شک نہیں ہے کہ انگریزی انتظام میں بہت جلد زمانہ سابقہ کی خوبصورتی و خوشحالی عود کریگی + ہمکو اس جزیرہ کے انگریزوں کے پاس آجانے کی اسلیطرح سے بہت خوشی ہے اور اُمید ہے کہ اب وہاں کے باشندگان کو فرصت ملیگی کہ انجیل اور نجات کی خوشخبری سے واقفیت پیدا کرینگے۔ اور نہ صرف اُنکو دنیاوی فایدہ و آرام حاصل ہوگا بلکہ اُن کو روحانی و ابدی فایدہ پہونچیگا وہاں کے لوگوں کا حال ٹھیک معلوم نہیں ہے مگر یقین ہے کہ وے انجیل اور نجات کے سچے طریقے سے کم واقفیت رکھتے ہوں گے +

کاشکہ وہاں کے تمام باشندگان نہ صرف نجات کی خوشخبری سننے والے ہوں بلکہ اُسکے ماننے اور دل سے قبول کرنے والے بھی ہوں +

سلطنت روم تقسیم ہوگئی

—— ہمارے ناظرین اخبار نور افشاں کو معلوم ہوگا کہ جب شروع ۱۸۷۶ء میں جب سلطنت روم میں حکام روم کے جبر و زیادتی سے اندرونی صوبجات میں بغاوت پھیلی اور سلطان روم کی طرف سے اسکا انسداد عمدہ طور سے نہوسکا بلکہ عمداً اور حکماً ظلم روا رکھا گیا تو صاف کہدیا تھا کہ اب یورپ کے نقشہ میں ضرور کچھ تغیر و تبدل ہوجاویگا اور یہہ سلطنت روم عنقریب ہی چند حصوں پر منقسم ہوگی اور جو رعایا ظلم سے نجات پاکر بچیگی اُسکو آزادی حاصل ہوگی سو اب ہماری اُس تحریر پر بنظر انصاف دیکھا جاوے کہ روم کی آجکل کیا حالت ہوگئی اور کسطرح تقسیم ہورہی ہے اور کتنے صوبے آزاد ہوگئے ہیں اب ہر ایک کو یقین کرنا چاہئے کہ یورپ کے نقشہ میں جو آیندہ کو طبع ہوگا ضرور تغیر و تبدل پایا جائیگا +

کانفرنس کا خاتمہ

—— اس ہفتہ کی تاربرقیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کانفرنس نے اپنے کام سے فراغت پائی اور جو کچھ کرنا تھا وہ کرلیا اور عہدنامہ پر دستخط بھی ہوگئے بلکہ بعض بعض شرائط بھی جو درمیان سلاطین یورپ کے تحریر ہوئی ہیں اخبار ٹائمس لنڈن میں چھپکر شایع بھی ہوگئی ہیں لیکن تاحال کسی کو یہہ معلوم نہیں ہے کہ اُس عہدنامہ کا کیا منشا ہے آیا یورپ میں اُس عہدنامہ سے ہمیشہ کو امن رہیگا یا چندے جب سے کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا تھا اُسوقت سے تاحال کی تاربرقیوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کانفرنس نے سلطنت روم کا خاتمہ کردیا کیونکہ صوبہ ہرزیگونیا و باسینا پر آسٹریا کا قبضہ ہوگیا اور علاقہ خطور سلطنت ایران کو دیگیا اور چند صوبے آزاد ہوگئے اور کسیقدر ملک روس نے اپنے ماتحت کرلیا۔ روم نے اپنی خوشی و رضامندی سے جزیرہ سیپرس ہماری سرکار انگریزی کے حوالہ کردیا جسپر اب انگلنڈ کا قبضہ بھی ہوگیا + اگرچہ کانفرنس کی کارروائی پر بہت سے اخبارات یورپ نے اعتراضات کئے اور ہنسی و ٹھٹھوں میں اُڑایا لیکن اب وے بھی خاموشی اختیار کرتے جاتے ہیں۔ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا مگر ٹرکی کا خاتمہ کانفرنس کے اجلاس کے خاتمہ پر ہوگیا +

تائید حق

—— صاحب اخبار خورشید دکن اپنے اخبار مطبوعہ ۱۰ جولائی میں تحریر فرماتے ہیں کہ فی زمانا جسقدر دین عیسوی کو ترقی ہوتی چلی جاتی ہے خارج از حد بیان ہے۔ جرمنی انگلنڈ اور امریکہ کے پادریوں نے تمام عالم کو عیسائی کردینے کا گویا ٹھیکہ لیلیا ہے۔ ڈاکٹر لونگ سٹون اور مسٹر سٹینلی نے افریقہ میں انجیل کا وعظ پڑھا + امریکن مشن نے ہندوستان اور چین میں بائبل پھیلانا شروع کیا۔ ہمارے ہندوستان میں بیس پچیس مشن کام کررہے ہیں بلکہ سات آٹھ مشنری اخبار بھی جاری ہیں۔ مثلاً نور افشاں بمبئی گارجین سفیر ہند و شمس الاخبار وغیرہ + یہہ تائید حق کرکے پھر اہل اسلام کو غیرت دلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم بھی انکی مانند وعظ مقرر کرو + بیشک یہہ انکا فرمانا سچ ہے مگر کیا کریں کیونکہ جس دین کی تعلیم میں یہہ لکھا ہے کہ اگر ممکن ہو تو اسلام کو بزور شمشیر پھیلانا چاہئے تو کسطرح وعظ و نصیحت سے یہہ کام چلسکتا ہے ہاں اہل اسلام کیطرف سے دو تین اخبار بیشک سچائی کی مخالفت میں جاری ہوئے مگر وے صرف شکم پوری کیواسطے ہوئے نہ کہ دین پھیلانے کیواسطے۔ ہم یہہ نہیں کہہ سکتے کہ اہل اسلام مشن جاری نہیں کرسکتے ہاں کرسکتے ہیں لیکن مسیح کی دوکان چند ہی روز سیاہ کرتی ہے اور کچھ ترقی نہیں کرسکتی۔ اور جب عیسائی مشن جاری کرتے ہیں تو اپنے دلوں میں یہہ کہتے ہیں کہ

کیا ہم جو روشنی پاتے اور لا کھو برکتیں
اُن کو جو مرتے جاتے حیات کا نور نہ دیں
بس خوشی سے پھیلائیں نجات کا خوش پیام
سب قومیں سنیں پاویں عیسیٰ مسیح کا نام
کلام القدس پھیلاؤ سچا دین
مسیح کا نام سنو ہر جگہہ روئے زمین
جبتک وہ لوٹ نہ آوے جو برّہ تھا پتہ حال

بقیہ توراۃ و انجیل کی پیشین گوئیوں کی پوری موافقت اور دنیا کی شروع سے مسیح کی قربانی نجات کا اکیلا وسیلہ ہی

چنانچہ متی کے باب ۲۷ کی آیت ۴۶ میں لکھا ہی کہ (تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑے شور سے چلّا کے کہا ایلی ایلی لما سبقتانی یعنے اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے کیوں مجھے اکیلا چھوڑ دیا) دوسرے پیشین گوئی کی آیت ۷ و ۸ میں وے حرکت اور طعنے تشنیع مذکور ہیں جنسے مسیح کے دشمن یعنے کاتب اور فریسی لوگ اُسکے صلیب پر کھینچے جانے کے وقت ٹھٹھا اور مسخراپن کرتے تھے۔ چنانچہ لکھا ہی کہ (وے سب جو مجھے دیکھتے ہیں مجھ پر ہنستے ہیں وے اپنے ہونٹ پسارتے ہیں وے سر ہلا ہلا کے کہتے ہیں کہ اُسنے خدا پر توکل کیا کہ وہ اُسے بچاوے اگر وہ اُس سے راضی ہی تو وہی اُسے چھوڑا وے)۔ اگر انجیل میں دیکھیں تو معلوم ہوتا ہی کہ مسیح کی پریشانی کیوقت ویسا ہی مسخراپن کیا گیا تھا۔ چنانچہ متی کے باب ۲۷ کی آیت ۳۹ میں لکھا ہی کہ (اور جو اِدھر اُدھر سے آتے جاتے سر ہلا کر اُسپر کفر بکتے تھے۔ اور کہتے تھے واہ تو جو ہیکل کا ڈھانیوالا اور تین دن میں بنانیوالا ہی آپکو بچا اگر تو خدا کا بیٹا ہی تو صلیب پر سے اُتر آ۔ اُسیطرح سردار کاہنوں نے فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ ٹھٹھا مار کے کہا۔ اسنے دوسروں کو بچایا اپنے تئیں نہیں بچا سکتا اگر اسرائیل کا بادشاہ ہی تو اب صلیب پر سے اُتر آوے تو ہم اُسپر ایمان لاوینگے۔ اُسنے خدا پر بھروسا رکھا اگر وہ اُسکا پیارا ہی تو وہ اب اُسکو چھوڑاوے کیونکہ وہ کہتا تھا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں) تیسرے پیشین گوئی کی آیت ۱۸ اُن باتوں اور حرکتوں کو صاف صاف بتلاتی ہی جو صلیب پر کھینچنے والے سپاہیوں نے صلیب کے نیچے کیں۔ چنانچہ لکھا ہی کہ (وے میرے کپڑے آپسمیں بانٹتے ہیں اور میرے لباس پر قرعہ ڈالتے ہیں)۔ اگر یوحنا کی انجیل میں دیکھیں تو معلوم ہوتا کہ سپاہیوں نے مسیح کو صلیب پر کھینچے کے پیچھے ویسا ہی کیا۔ چنانچہ انجیل یوحنا کے باب ۱۹ کی آیت ۲۳ میں یوں لکھا ہی کہ (پھر سپاہیوں نے جب یسوع کو صلیب پر کھینچا تو اُسکے کپڑوں کو لیا اور چار حصے کئے ہر سپاہی کے لئے ایک حصہ اور اُسکے کُرتے کو بھی لیا اور کرتا بن سیا سراسر بنا ہوا تھا۔ اِسلئے اُنہوں نے آپسمیں کہا کہ ہم اُسے نہ پھاڑیں بلکہ اُسپر چٹھی ڈالیں کہ یہہ کسکا ہوگا یہہ اِسلئے ہوا کہ نوشتہ جو کہتا ہی کہ اُنہوں نے میری پوشاک بانٹ لی اور میرے کُرتے کے لئے چٹھیاں ڈالیں پورا ہووے ✦

کتاب زبور کی ایک اور پیشین گوئی جو ہم یہاں بیان کرتے ہیں سو زبور ۴۰ کی آیت ۶ سے شروع ہوتی ہی کہ (ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نے نہیں چاہا تو نے میرے کان کھولے سوختنی قربانی اور خطا کی قربانی کا تو طالب نہیں تب میںنے کہا کہ دیکھ میں آتا ہوں کتاب کے دفتر میں میرے حق میں لکھا ہی اے میرے خدا میں تیری مرضی بجالانے پر خوش ہوں تیری شریعت تو میرے دل کے بیچ ہی)۔ یہہ پیشین گوئی ہمیں کی چار باتوں کو ثابت کرتی ہی۔ پہلے کہ جو قربانیاں توراۃ میں مقرر کی گئی ہیں وے صرف مسیح کے کفارہ پر گواہی دینے کے لئے مقرر تھیں کہ دوسرے مسیح کے مجسم ہونے اور اُسکی آمد۔ تیسرے اُسکا اپنے آپ کو گناہ کے لئے قربان کرنا۔ چوتھے عہد عتیق کی کتابوں کا خاص مقصد مسیح کی بابت گواہی دینا ہی۔ پہلے یہہ آیت کہ (ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نے نہیں چاہا) اور یہہ کہ (سوختنی قربانی اور خطا کی قربانی کا تو طالب نہیں) صاف صاف بتلاتیں کہ کتب موسویہ میں جو قربانیاں مقرر کی گئی ہیں وے صرف یسوع مسیح کے نمونے تھے بلکہ خدا کی عدالت میں گناہوں کے کفارہ کی مانند مقبول نہیں ہو سکتیں کیونکہ ظاہر ہی کہ جانوروں کی قربانی کفارہ کے کام کے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ غرضکہ وے صرف یسوع مسیح کے کفارہ پر گواہ ہو کر گناہوں کی معافی چاہنے والوں کو خدا کی راہ نجات دکھلاتے تھے تاکہ وے شفیع موعود پر ایمان لانے سے اپنی مراد کو پہنچیں۔ دوسرے یہہ جملہ کہ (تو نے میرے کان کھولے) اور یہہ جملہ کہ (تب میںنے کہا کہ دیکھ میں آتا ہوں) بیٹے کے مجسم ہونے اور اُسکے زمین پر ظاہر ہونیکو خوب ثابت کرتا ہی۔ کیونکہ اگر صرف بیٹے کی الوہیت پر نظر کریں تو ظاہر ہی کہ وہ آدمی کی مانند کان نہیں رکھتا۔ اُسکے سوا الوہیت کی بابت نہیں کہا جا سکتا کہ دیکھ میں آتا ہوں کیونکہ الوہیت ہر جا حاضر و ناظر ہی۔ مگر یے آیتیں بتلاتیں کہ خدا کا بیٹا مجسم ہو کر انسانی صورت اور سیرت میں اِس دنیا میں ظاہر ہوتا کہ جو گناہ کا کفارہ دینا ضرور تھا آپ ہی دے۔ تیسرے یہہ آیت کہ (اے میرے خدا میں تیری مرضی بجالانے پر خوش ہوں) بتلاتی ہی کہ خدا کا بیٹا آپ اپنے تئیں رضامندی سے نجات کے کام میں فدا کرنیکو تھا

باقی آیندہ

منقولات

بقیہ انجیل کی سچائی

سولوس آدمیوں کے نزدیک بڑا گنہگار جیسا حرامکار زناکار جھوٹھ بولنے والا قتل کرنیوالا کبھی نہ تھا۔ برعکس اِسکے یہودی لوگوں کے بیچ میں خصوصاً فریسیوں کے سامھنے وہ بہت بڑا ایماندار و سیدھا چلنے والا او خدا کا خدمت کرنیوالا تھا خدا کے نزدیک وہ بڑا گنہگار تھا اِسلئے کہ وہ اپنے دل میں مسیح سے دشمنی رکھتا تھا +

جب وہ مسیح کا پیرو ہوا تب وہ اُن سب سے جو مسیح کی پیروی کرتے تھے کیسی بڑی محبت رکھنے لگا کل بنی آدم پر پولوس کا کیسا بڑا رحم ہوا اُسنے عین تکلیف میں جو اُسنے مسیح کی خاطر اُٹھائی کتنی بڑی خوشی پائی اور مسیح کی خدمت میں اُسنے کیسا بڑا کام کیا۔ اُسنے یہہ کہا کہ روح قدس ہر شہر میں یہہ کہکے گواہی دیتی ہے کہ قید و مصیبت میرے لئے تیار ہیں۔ لیکن میں اُسے کچھہ نہیں سمجھتا نہ اپنی جان کو عزیز رکھتا کہ اپنا دور اور وہ خدمت جو میں نے خداوند عیسی سے پائی کہ خدا کے فضل کی انجیل پر گواہی دوں خوشی سے پورا کروں۔ پھر پولوس نے یہہ کہا کہ مسیح کی محبت ہمکو کھینچتی ہے کیونکہ ہم یہہ سمجھے کہ جب ایک سب کیواسطے موا تو سب مردہ ٹھہرے۔ اور وہ سب کیواسطے موا کہ جو جیتے ہیں سو آگے کو اپنے لئے نہ جئیں بلکہ اُسکے لئے جو اُن کے واسطے موا اور پھر جی اُٹھا۔ پھر دوسرے خط میں تمطاؤس کو لکھا پولوس نے یہہ کہا کہ تو ہمارے خداوند کی گواہی سے اور مجھہ سے جو اُسکا قیدی ہوں شرمندہ نہ ہو بلکہ خدا کی قدرت سے انجیل کے دکھوں میں شریک ہو کہ اُسنے ہمیں بچایا اور پاک بلاہٹ سے بلایا نہ ہمارے کاموں کے سبب سے بلکہ اپنے ارادہ ہی اور اُس نعمت سے جو مسیح عیسی کے واسطے ازل میں ہمیں دیگئی اور اب ہمارے بچانیوالے عیسی مسیح کے ظہور سے ظاہر ہوئی کہ جسنے موت کو نیست کیا اور زندگی اور بقا کو انجیل سے روشن کر دیا میں اُسکے لئے منادی کرنیوالا اور رسول اور غیر قوموں کا معلم مقرر ہوا ہوں۔ اور اسی لئے میں یہہ دکھہ پاتا ہوں لیکن میں شرماتا نہیں اسواسطے کہ اُسے جس پر میں نے اعتقاد رکھا جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری امانت کی اُس دن تک حفاظت کر سکتا ہے +

اسیطرح پولوس کی گواہی یقینی ہوتی ہے کہ یہہ دیانت کی بات ہے کہ مسیح عیسی گنہگاروں کے بچانے کو دنیا میں آیا +

پولوس یہہ بھی کہتا ہے کہ یہہ بات کہ مسیح عیسی گنہگاروں کے بچانے کو دنیا میں آیا بالکل پسند کے لائق ہے اُسکا مضمون یہہ ہے کہ اگر مسیح نے ایک گنہگار کو بچایا تو وہ سب کو بچا سکتا ہے۔ اور جو ایسے گنہگار پر جیسا سولوس تھا رحم ہوا تو اور کوئی کیسا ہی گنہگار ہو رحم سے محروم نہ رہیگا اور اگر سولوس ان سب کے واسطے جو عیسی مسیح پر ہمیشہ کی زندگی کے لئے ایمان لائینگے ایک خاص نمونہ بنا ہے تو مناسب اور واجب نہیں کہ کوئی کیسا ہی بڑا گنہگار ہو رحم سے ناامید رہے +

یہہ انجیل کی سب سے بڑی بات ہے یہہ خود انجیل ہے یہی خوشخبری ہے کہ مسیح عیسی گنہگاروں کے بچانے کو دنیا میں آیا۔ اِسلئے خدا نے اپنا پاک کلام لکھوایا کہ وہ ہمپر یہہ بات ثابت کرے کہ مسیح عیسی کے وسیلے سے ہم اگر ایمان لائیں تو بچ جائیں اور کہ کسی دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پاسکینگے۔ پاک کلام اور کسی غرض سے نہیں لکھا گیا مگر اِسلئے کہ خدا نجات کی راہ دکھلائے۔ اِسلئے ہر ایک زمانے میں خدا کی طرف سے نبی بھیجے گئے کہ وہ مسیح کے آنے کی خبر لوگوں کو سنائے۔ خدا کی شریعت موسی کی معرفت سے دیگئی تاکہ وہ (شریعت) مسیح تک پہنچانے کو ہمارا اُستاد ٹھہرے۔ دینی کتابیں بہت ہیں لیکن صرف یہی خدا کا کلام ہے۔ بلکہ اُن کتابوں میں جو دنیا میں موجود ہیں عجیب و غریب کہانیاں پائیجاتی ہیں لیکن اگر نباوٹیں بھی اُن میں ضرور ہوتی ہیں۔ اگر اُن میں کوئی قصہ ایسا پایا جائے کہ جس کی سچائی کا ثبوت ہو تو بھی نجات کے لئے بالکل بے فائدہ ہے۔ بہت ہی دنیا میں آئے ہیں لیکن صرف سچے او خدا کیطرف سے تھے جنھوں نے مسیح پر گواہی دی ہے کہتے ہیں کہ کئی ایک اوتار ہوئے ہیں لیکن صرف عیسی المسیح سچا اوتار تھا۔ کیونکہ یہہ باتیں سچ ہیں کیسے مبارک وہ لوگ ہیں جنکے پاس خدا کا کلام ہے اور وہ جو اُسکے وسیلے سے مسیح عیسی سے واقفیت رکھتے ہیں۔ کیسے مبارک وے ہیں جو نجات کی سچائی سے واقف ہو کے نجات کی راہ میں جان و دل سے چلتے ہیں۔ کیسا مبارک ہمارا تمہارا حال ہے اگر بلاشک مسیح ہمارا بچانیوالا ہے اور ہم اُسکے سچے بندے ہیں +

از مخزن المسیحی

سلطنت روس

ایک تقریر آنریبل انڈریو جی کرٹن صاحب سفیر دولت امریکا بدربار گورنمنٹ روس درباره حالت سلطنت روس کے

کرسچن ایمین نام اخبار سے ششیمن میں درج ہوئی ہے چونکہ یہہ تقریر قابل اعتبار معلوم ہوتی ہے لہذا انتخاب اُسکا ہدیہ ناظرین اخبار ہے +

وہو ہذا

سلطنت روس میں نو کروڑ آدمیوں سے زیادہ آبادی ہے اور اس تعداد سے اُس ملک کی آبادی ہرگز کم نہیں اور اسی بانو مختلف زبانیں اُس ملک میں بولی جاتی ہیں اور یہہ لوگ مختلف مذہب رکھتے ہیں بت خانوں سے لیکر گریک عیسائی اور پروٹسٹنٹ معابد اس سلطنت میں موجود ہیں اس آبادی میں پانچ کروڑ آدمی سے زیادہ قوم سلاوونک ہیں اور یہہ قوم ملک روس سے تمام یورپ میں پھیلا ہوا ہے انکا مذہب اور تاریخ اور اعتقاد ایک ہی ہے اور یہہ قوم ابتدا سے ترکوں کے ساتھہ جنگ آور رہا ہے +

۹۸۸ء میں اول ہی اول جس کسی شہنشاہ ماسکو نے مذہب عیسوی اختیار کیا اسکا نام شہنشاہ ولادامیر تھا اور اُسنے خاص قسطنطنیہ میں اصطباغ پایا تھا اور پھر اس مذہب کو تمام ملک روس میں ترقی ہوگئی +

اُن لڑائیوں میں جو ترکوں کے ساتھہ ہوئیں تمام رعایا روس کی تابعدار فرمان شہنشاہ زار کے رہی + میں یہہ خیال نہیں کرتا کہ ترکوں کے ساتھہ جنگ کرنا صرف شہنشاہ زار ہی کا منشا ہے بلکہ یہہ جنگ از جانب تمام قوم سلاوونک کے ہے اور ایسی لڑائیوں میں یہہ سب قوم یکدل ہو جاتی ہیں اور شہنشاہ زار کا حکم سب معاملات سے اوپر و مقدم مانا جاتا ہے اور تمام قوم اُسکی فرمانبرداری کرتی ہے برخلاف اسکے اور تمام عیسائی سلطنتوں میں یہہ بات نہیں ہے کہ شہنشاہ کو اس قدر اختیار و اقتدار ہو +

ایک فرقہ نہی لسٹ نام ملک روس میں مخالف اس تابعداری و فرمانبرداری کا بھی ہے مگر ملک روس میں اس فرقہ کی کچھہ ہستی شمار نہیں کیجاتی اور رعایا روس ایک زبردست اور قوی قوم ہے ۱۸۲۰ میں ایک سیاح بحری قوم انگریز جسکا چنڈلر نام تھا بہنگام تحقیقات شمالی قطب کے اتفاقًا بحر سفید میں جا پہونچا اور دریائے دوانا کا حال دریافت کیا اور بعد واپس آنے کے اُسنے اپنے ملک میں بیان کیا کہ ایک نیا ملک جسکا نام مسکووی ہے اُسنے دریافت کیا ہے اور اوس صدی میں اول ہی اول ایک سفیر دولت روس دارالسلطنت فرانس میں آیا + اُن دنوں میں وسعت اس ملک روس کی یورپ میں نہایت ہی کم تھی اور کوئی بندر بحری اُن کے پاس نہ تھا + ۱۷۲۰ء میں پیٹر اعظم شہنشاہ روس نے آبادی اپنے ملک کے قریب ایک کروڑ بیس لاکھہ کی شمار کی تھی اور ۱۷۰۳ء میں اُسنے اپنا دارالسلطنت سینٹ پیٹرزبرگ قایم کیا۔ اس پچاس برس گذشتہ میں روس کو بڑی بھاری ترقی حاصل ہوئی ہے اور اس ایک بات سے جان لینا چاہئے کہ پچھلے دنوں کس قدر ترقیات اس ملک میں ہوئی ہیں +

۱۸۵۵ء یعنے کریمیا کی لڑائی سے پہلے ملک روس میں صرف ۴۴۴ میل ریلوے جاری تھی اور یہہ ریل سینٹ پیٹرزبرگ سے ماسکو تک شہنشاہ نکولس نے تیار کی تھی۔ جنگ کریمیا میں بسبب نہ ہونے سامان سواری وغیرہ کے روس کی پوری پلٹنیں تباہ ہوگئیں تھیں +

فی زمانہ فوج روس شمالی ملک روس سے جنوبی حصہ سلطنت تک بسواری ریل پہونچائی جاتی ہے اور ان دنوں میں ملک روس میں ۱۸ ہزار میل سے ۲۰ ہزار میل سڑک ریل جاری ہے اور شاخیں ریل کی اطراف و اکناف سلطنت میں پھیلی ہوئی ہیں +

مجھہ سے اکثر پوچھا گیا ہے کہ تمہارے خیال میں روسیوں کے کیا ارادے ہیں میں اُن کے ارادوں کا اندازہ کرنا نہیں سکتا مگر ایک یا دو بات جنکی بابت مجکو یقین ہے بیان کرتا ہوں +

تاریخ سے ثابت ہے کہ روسیوں نے آجتک جس ملک پر ایک بار قبضہ کر لیا ہے پھر اُسکو نہیں چھوڑا اور کم سے کم اُنکی یہہ کبھی خواہش نہیں ہوئی کہ ملک مفتوحہ کو چھوڑ دیں۔ صوبہ جات بالٹک سے چارلیس دوازدہم شاہ سویڈن نے اُنکو خارج کر دیا تھا مگر اب پھر وہ اُس ملک پر قابض ہیں اور جزیرہ فن لینڈ سے شاہ گسٹاوس سوم نے اُنکو نکال دیا تھا اور صرف ۱۶۰ میل کے فاصلہ پر سینٹ پیٹرزبرگ سے وہ پہونچگیا تھا مگر اب پھر فن لینڈ قبضہ میں روس کے ہے +

میں خیال کرتا ہوں کہ روس کی غرض نگرانی اوس ملک سے ہے جو اُسنے ترکوں سے فتح کیا ہے اُسکے پاس ایک بار اُس ملک کا ایک حصہ تھا اور ترکوں نے اُسکو وہاں سے نکال دیا تھا گورنمنٹ ترک کا کیسا ہی حال کیوں نہ ہو روس ضرور نگرانی اُس ملک کی اپنے ہاتھہ میں رکھیگا +

روس کی غرض ہے کہ آب نائے ڈارڈنیلس و باسفورس میں اُسکو جہاز رانی کے لئے آزادی رہی اور اس مطلب کے لئے روس دم واپسین تک جنگ کریگا اور اُسکی یہہ بھی غرض ہے کہ برائے نام کوئی حاکم اُس ملک کا ہو مگر روس خود حقوق کل عیسائیوں اُس ملک کی حفاظت کرے واسطے انتظام جنگی کے ممکن ہے کہ

گورنمنٹ روس کبھی شہر قسطنطنیہ پر قبضہ کرے اگرچہ مجکو یقین نہیں ہے کہ انکا ارادہ بطور دوام قسطنطنیہ پر قبضہ رکھنے یا اپنے ملک میں شامل کر لینے کا ہو ✤

اور جو ملک گورنمنٹ روس نے ایشیا کوچک میں فتح کیا ہے اسکی اصل غرض اُس ملک اور خصوصاً قلعہ جات باطوم اور قرص کو اپنے قبضہ میں رکھنے کی ہے ✤

۴۴ سال سے روسی قوم سرکیشیا کے ساتھ جنگ آور ہیں اور جانب شمال پہاڑ سرکیشیا کے اُنہوں نے اُس ملک کو مغلوب کر لیا ہے اور پہاڑوں کے اوپر جنگی سڑک تیار کر لی ہے اور آخرکار پہاڑ کے اُس طرف فوج کشی کر کے شمیل نام ایک بڑے سردار اُس قوم کو ایک میدان جنگ میں شکست دیکر معہ اسکی فوج کے قید کر لیا اور اس طرح سے وہ ملک مغلوب ہوگیا ✤

از روے عہدنامہ ۱۸۷۸ء ایشیا کوچک ٹرکی اور ملک روس کی سرحد مابین پوتی اور باطوم کے قایم ہوئی تھی اُسوقت سے روسیوں نے بارہا چاہا کہ قلعہ باطوم اُن کے ہاتھ میں آجاوے اور گورنمنٹ روس نے سڑک ریل کو ٹفلس سے پوتی تک وسعت دی پوتی میں کوئی بحری بندر نہیں ہے ایک بڑی بھاری سد مابین بحر اسود و پوتی کے جسکے سبب سے معمولی جہاز بھی پوتی پر نہیں جا سکتے ہیں اور سوائے اسکے پوتی بیماریوں کا گھر ہے ✤

برخلاف اسکے باطوم ایک نہایت عمدہ بندر بحر اسود پر واقع ہے اور امن و حفاظت جہازوں کے لئے ایک عمدہ جگہہ ہے ✤

جب میں ۱۸۶۷ء میں وہاں تھا میں نے کوشش کی تھی کہ پوتی میں میرا جہاز وخانی پہونچے مگر اُس سد کو جو اوپر بیان کیا گیا میرا جہاز عبور نکر سکا مجبوراً ہم باطوم کو گئے اور وہاں قیام کیا باطوم ایک چھوٹا ترکی شہر ہے اور وہاں ایک بڑا بھاری قلعہ ہے جو اب بقبضہ روس آگیا یہہ قلعہ شرقی کنارہ بحر اسود پر واقع ہے اور اسی جگہہ سے ایک شاہ راہ ایشیا کوچک کے زرخیز ملک کو جاتا ہے اور سا باطوم سے افغانستان تک کوئی پہاڑ راستہ میں حایل نہیں ہے اور یہہ وہ راستہ ہے کہ جس راستہ سے عہد سوابق میں ایشیا کوچک کو فوجیں بھیجی گئی تھیں اسی جگہہ سے شاہ راہ اعظم ایشیا کو جاتا ہے اور روسیوں کو اس شاہ راہ کی کنجی ہاتھ آگئی ہے اور وہ اسکو اپنے پاس رکھینگے۔ روسیوں نے دریائے ڈون سے دامن کوہ کاکشین تک ریلوے کو وسعت دی ہے اور انکا ارادہ ہے کہ ٹفلس سے دامن کوہ مذکور تک ریل جاری ہو اس طرح سے ٹفلس سے باطوم تک ریل جاری ہوگی اور تمام ملک روس سے ملجاویگی ✤

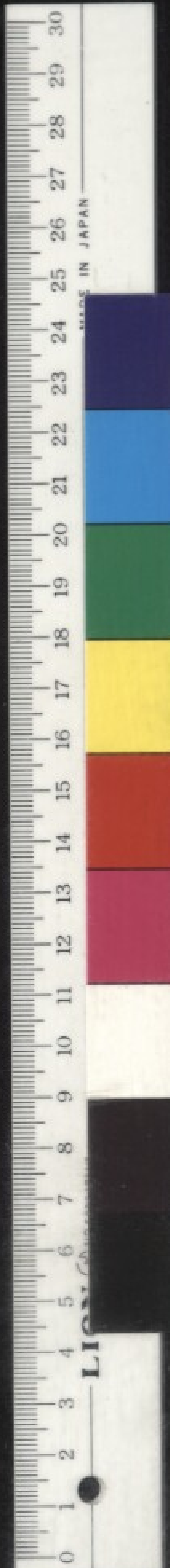
اور یہہ بھی انکی تجویز ہے کہ بحر کیسپین سے بحر اسود تک ریل جاری کریں وہ ریلوے کو تہذیب دہندہ تصور کرتے ہیں ✤

اگر ہم آیندہ حالات پر غور کریں تو آسان نہیں کہ بصورت ہونے ایک عام جنگ کے یورپ میں اسکے نتیجے پہلے بیان کر سکیں مگر بعض ضروری باتوں کی بابت رائے دے سکتے ہیں ✤

یہہ اکثر کہا گیا ہے کہ روس مفلس ہے مگر کوئی نہیں جانتا کہ ایسی بڑی قوم کی آمدنی کی کیا صورتیں ہیں جب تک کہ رعایا پر ٹیکس نہ لگایا جاوے یہہ صورتیں آمدنی کی دریافت کرنا محال ہیں روس کے پاس ہر ایک شے اُسی کے ملک میں موجود ہے اور اسکی آمدنی کا حال ہمکو معلوم نہیں جب اسکی مرضی ہو وہ ایسی آمدنی سے زر کثیر جمع کر سکتا ہے عبادتخانوں کے عمیق خزانے ملک روس میں کثرت سے ہیں اور یہہ وسیع سرمایہ ابتک عبادتخانوں کے قبضہ میں ہے اور جب نہایت ضرورت ہو تو شہنشاہ زار یہہ سب خزانے خود لے سکتے ہیں اور رعایا اُنکی خوشی سے اُن خزانوں کا دینا منظور کرتی ہے کیونکہ وہ ایسی لڑائیوں کو مقدس لڑائی تصور کرتے ہیں ✤

قوم ہنگری واقعی قوم روسی کو ناپسند کرتے ہیں کیونکہ ۱۸۴۹ء میں اس قوم نے صد لعف لڑائیوں میں سلطنت اسٹریا کو مغلوب کیا تھا اور ایک بار قریب تھا کہ انہوں نے شہنشاہ اسٹریا کو قید کر کے اپنا ملک سلطنت اسٹریا سے علیحدہ کر لیا ہوتا مگر نکولس شہنشاہ روس نے اپنی فوج بھیجکر قوم ہنگری کو تباہ کیا یہہ رنج قوم ہنگری کو ابتک یاد ہے اور قوم ہنگری بیشک جانب بازوے یمین فوج روس کے نہایت تکلیف پہونچا سکتی ہے اہل ہنگری ایک جنگ جو اور بڑی قوی و توانا قوم ہے ✤

اور دوسری بات یہہ ہے جیسے کہ کہا گیا ہے کہ جرمن اور روس میں بڑا اتحاد ہے سلطنت اسٹریا میں ساڑھے سات لاکھ قوم جرمن آباد ہیں اور بلاشبہہ پرنس بسمارک اِسبات کو پسند کرے گا اور وہ ملک تابع سلطنت جرمنی کے ہو جاوے اسٹریا اِس خوف سے انگلنڈ کے ساتھ اتفاق نہیں کر سکتا۔ سوائے اسکے ذاتی اتحاد مابین جرمن اور روس کے ہے پرنس بسمارک اور پرنس گورٹسچکاف میں دلی دوستی ہے اور پرنس بسمارک کا مقولہ ہے کہ اُسنے فن وکالت اور تدبری و لیاقت تقریر پرنس گورٹسچکاف سے سیکھی ہے پرنس بسمارک ایک زمانہ میں وزیر روس تھا اور اُن دونوں میں از حد دوستی ہے۔ سوا اسکے شہنشاہ ولیم شہنشاہ جرمن کے شکر سے ہیں اور اس سبب سے وہ دونوں باہم مل



برادران حقیقی کے برتاؤ رکھتے ہیں اور اسی سبب سے مابین قوم روس وجرمن کے اتحاد ہے اگر جنگ ہو تو شاہزادہ بسمارک ساڑھے سات لاکھ آدمی اور انکا ملک سلطنت اسٹریا سے علیحدہ کرکے سلطنت جرمن میں شامل کرلیگا اور ملک چین سرحد جرمن پر واقع ہے اور چونکہ وہ لوگ خاص نسل جرمن سے ہیں لہذا وہ خوشی سے اپنی قوم میں شامل ہو جاوینگے اور حکومت اپنی قوم کی قبول کرینگے +

از پٹیالہ اخبار

اخبارات ملکی وولایتی

شملہ پر بذریعہ تار برقی کے پرایوٹ طور پر یہہ خبر آئی ہے کہ انگلستان سے مقام کیپ کو اور زیادہ فوج نہیں روانہ کیجاوے گی کیونکہ قوم کافر کی بغاوت کا عنقریب انسداد ہونے والا ہے +

شاہ برہما کا ایک سفیر ہمراہی ایک سکرٹری کے آٹھویں مئی کو روم میں پہنچا اور دو دن بعد شاہ اٹلی نے اُس سے ملاقات کی سفیر مذکور نے بادشاہ وکٹر ایمینوال کی وفات کی نسبت تعزیت نامہ اور بادشاہ ہمبرٹ کے تخت نشین ہونے کی نسبت تہنیت نامہ شاہ ممدوح کی خدمت میں پیش کیا +

اودھ سے یہہ خبر آئی ہے کہ قریب تمام صوبہ اودھ میں عمدہ بارش ہوئی ہے اور اُسکی وجہ سے امدادی کاموں اور محتاج خانوں میں لوگوں کی تعداد بہت جلد کم ہو چلی ہے کیونکہ اُن سبکے واسطے کھیتوں میں کثرت سے کام مل جاویگا +

ریاست میسور بوجہ قحط حال کے نوے لاکھ روپیہ کی قرضدار ہوگئی +

اخبارات تار برقی

لنڈن ۔ ۸ جولائی ۱۸۷۸ء آج شب کو ہوس آف کامنز میں مسٹر کراس صاحب نے بجواب ایک سوال نسبت بیان مشتہرہ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کے کہا کہ چونکہ روس باطوم کو اپنے پاس رکھتا ہے لہذا ۴ جون کو ایک شرطیہ معاملہ درمیان انگلستان اور باب عالی کے ہو گیا ہے جسکے بموجب انگلستان نے اقرار کیا ہے کہ بمقابلہ زیادتی یا تشدد کے انگلستان ٹرکی کی حمایت کرے گا۔ باب عالی نے اسکے عوض میں انگلستان کو جزیرہ سائپرس حوالہ کیا ہے جسپر اب فوج انگریزی قابض ہوجاویگی۔ وہانکی انتظام ریاست کیواسطے سر گارنٹ ولزلی صاحب مقرر ہوئے ہیں +

لنڈن ۔ ۹ جولائی ۱۸۷۸ء محکمہ وزارت خارجیہ کی خط وکتابت ڈبلیو ماتھک در بارہ حوالگی جزیرہ سائپرس مشتہر ہوگئی ہے۔ مراسلہ مسٹر لیارڈ صاحب مورخہ ۳ مئی میں بتایا گیا ہے کہ باطوم وقارص واردہان کے روس کے پاس رہنے سے ٹرکی کے ایشیائے صوبجات بگڑ جانیکے لہذا جزیرہ سائپرس انگلستان کو ملجائے اور وہ اُس پر قابض ہو کر انتظام ملک کرے اور انگلستان یہہ امر اپنے ذمہ لے کہ آئندہ روس تشدد نکرنے پائے جزیرہ مذکور جزو ٹرکی رہے جو آمدنی اخراجات کے بعد بچے سلطان کو دیجائے اور جب باطوم وقارص واردہان ٹرکی کو واپس ملجائیں تو انگلستان سائپرس سے علیحدہ ہو جائے۔ یہہ شرایط باب عالی قبول کرتا ہے + کہتے ہیں فوج ہند مقیم مالٹا سائپرس کے قلعوں میں تعینات کیجائیگی +

اخبارات عموماً گرم جوشی کے ساتھ گورنمنٹ کی باہمت اور مردانہ تجویز کو پسند کرتے ہیں جسکے ذریعہ سے روس کے تشدد کو روکا گیا ہے اور منافع انگریزی واقعہ نہر سویز کی حفاظت کی گئی ہے +

برلن ۔ ۸ جولائی ۱۸۷۸ء آج کانگریس میں چھوٹے چھوٹے معاملات پر بحث ہوتی رہی اور علاقہ خطور ایران کو دیدینا منظور کرلیا +

برلن ۔ ۹ جولائی ۱۸۷۸ء کانگریس نے یہہ امر طے کر دیا ہے کہ باطوم بندرگاہ آزاد اور ضرورتاً تجارتی ہوگا۔ پرنس گورشیکاف صاحب نے لارڈ بیکنسفیلڈ صاحب سے کہا کہ روس کو جزیرہ سائپرس کے انگلستان کے پاس چلے جانیکی نسبت کچھ اعتراض نہیں ہے +

لنڈن ۔ ۱۰ جولائی صاحب انڈر سکرٹری امور خارجیہ نے کل شب ہوس آف کامنز میں بیان کیا کہ اس امر کی کوئی اطلاع گورنمنٹ کے پاس نہیں آئی کہ معاہدہ ٹرک وانگریز حسب ضابطہ دول یورپ کے پاس بھیجدیا گیا ہے۔ یورپ کے اکثر اخبارات اُسکی نسبت مخالفانہ عبارات تحریر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مطلب کی ملنے والی بات ہے۔ سر گارنٹ وولزلی صاحب بروز شنبہ آئندہ جزیرہ سائپرس کو روانہ ہوجائینگے۔ غالب ہے کہ ہندوستانی فوج وہاں بھیجی جائیگی۔ رجمنٹ ہائے نمبر ۴۲ و نمبر ۷۱ و نمبر ۱۰۱ کو حکم ہوا ہے کہ فوراً سائپرس کو روانہ ہونے کے واسطے طیاری کریں +

برلن ۔ ۱۰ جولائی ۱۸۷۸ء آج کانگریس میں مضامین معاہدہ جدیدہ کا پڑھنا شروع ہوا اور اکثر دفعات کی نسبت اتفاق ہوگیا + پڑھنا کل بھی جاری رہیگا اور ۱۳ تاریخ کو معاہدہ پر دستخط ہو جائینگے +

جرمنی اور آسٹریا کے نیم سرکاری اخبارات معاہدہ مذکور کو پسند کرتے ہیں

ڈاکٹر نوبیلنگ صاحب کی نسبت حکم سزائے موت صادر ہوا ہے +

لنڈن ۱۰ جولائی ۱۸۷۸ء - اخبارات انگریزی بہت پر بہت زور دیتے ہیں کہ معاہدہ مذکور سے انگلستان کی ذمہ واری بہت بھاری ہوگئی ہے +

مالٹا ۱۰ جولائی ۱۸۷۸ء - محکمہ کمسریٹ والے اور سپاہیان سپر سید جزیرہ سائپرس کو روانہ ہوگئے ہیں کہ وہاں پہنچکر باقی فوج کو اوتارنے کی طیاری کریں +

لنڈن ۱۱ جولائی - کرنل اسٹانلی نے ہوس آف کامنس میں بیان کیا کہ اُس فوج کی جو جزیرہ سیپرس میں داخل ہوگی تعداد دس ہزار آدمیوں کی ہوگی اور اسمیں وہ فوج ہندوستانی بھی جو مالٹا میں ہے اور تین یورپین پلٹین شامل ہیں +

برلن ۱۱ جولائی - کانفرنس شرائط عہد کو سن چکی ہے اسکانفرنس نے یہہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ ایک کمیٹی مقرر ہو جو یہہ کام کرے کہ محاصل ٹرکی و اخراجات کی مہتمم رہے - پھر کانفرنس ۱۲ جولائی کو جمع ہوگی تاکہ تمام تجاویز کو اختتام کرے +

وہ کمیٹی جو ٹرکی اور روس کیطرف سے خاص اس غرض کے لئے مقرر ہوئی ہے کہ ترکوں کی وہ فوج جو قلعہ وارنا اور شوملہ میں ہے نکل جاوے ۱۲ جولائی کو روانہ ہوکر اپنا کام کریگی +

لنڈن ۱۲ جولائی - کل شام کو ہوس آف کامنس میں انڈر سکرٹری سٹیٹ ہندنے بیان کیا کہ وے میجر جو خزانہ کا کام کرتے ہیں اُن میجروں کے برابر تصور نہیں ہوسکتے جو توپ خانہ کا کام انجام دیتے ہیں کیونکہ میجر کا درجہ جو خزانہ والوں کو دیا گیا ہے وہ صرف اعزاز کے واسطے دیا گیا ہے نہ کہ زیادتی و ترقی تنخواہ کے لئے +

لارڈ کرانبروک نے گورنر مدارس کے اُس فیصلہ کو جو علاقہ تنگانیپالی کی بابت زیر تجویز تھا منظور کیا اور وے کاغذات جو اِس مقدمہ سے علاقہ رکھتے ہیں شایع نہ ہونگے +

لنڈن ۱۳ جولائی - سیع پاشا نے کل جزیرہ سیپرس میں اُس تجویز سے باشندگان سیپرس کو اطلاع دی جو ٹرکی اور روس کے درمیان اِس جزیرہ کی بابت ہوئی ہے اور مسٹر بیرنگ نے جو قسطنطنیہ میں انگلنڈ کے سفیر و نکے سکرٹری ہیں جزیرہ سیپرس کو انگلنڈ کے واسطے لیلیا ہے اور فوج انگریزی جو مالٹا میں مقیم ہے وہ ۱۰ جولائی کو جزیرہ سیپرس کیطرف روانہ ہوگی +

کل شام کو مارکوس نے ہوس آف کامنس میں بیان کیا کہ کچھہ عرصہ بعد گورنمنٹ انگلنڈ پارلیمنٹ سے درخواست کریگی کہ اُس تجویز کی بابت جو حال میں عمل میں آئی ہے کچھہ خرچ منظور فرمایا جاوے +

فرانس کے اخبارات اب کانفرنس کی تجاویز پر بہ نسبت سابق کے بہت کم اعتراض کرتے ہیں +

ایک مجلس نے جو پارلیمنٹ کیطرف سے مقرر ہوئی لارڈ نیپیر اوترک سے قحط ہند کی بابت کچھہ دریافت کیا ہے - لارڈ موصوف نے جواب دیا ہے کہ مدراس احاطہ میں آبپاشی کے صیغہ میں ترقی دینا چاہئے تاکہ زراعت بخوبی ہو +

برلن ۱۴ جولائی - کل کانفرنس نے اپنے کام کو ختم کیا اگرچہ عہدنامہ جدید پر دستخط ہوگئے مگر تو بھی کانفرنس کیطرف سے اب تک وہ عہدنامہ مشتہر نہیں ہوا +

اگرچہ اخبار ٹائمس نے اُس عہدنامہ کے شرائط کو مشتہر کیا ہے لیکن اُس میں وے شرائط جو آنباے ڈارڈنیلز اور صوبجات ایشیائے ٹرکی سے علاقہ رکھتی ہیں کچھہ ذکر نہیں ہے +

لنڈن ۱۵ جولائی - لارڈ گفرڈ پلٹن نمبر ۵۷ کے افسر اور کپتان مکامنڈر رسالہ نمبر ۴ حصار سرگارنٹ وُلسی کے جو جزیرہ سیپرس کے گورنر مقرر ہوئے ہیں یہہ دونوں مصاحب مقرر ہوئے - اور کرنل ہیڈلف جزیرہ سیپرس کے توپخانہ کے افسر مقرر ہوئے +

ایک خاص تار برقی سے جو اخبار ڈیلی نیوز میں درج ہے معلوم ہوتا ہے کہ فوج ہند مقیمہ مالٹا کچھہ عرصہ کے لئے جزیرہ سیپرس میں رہیگی - اور گورنمنٹ انگلنڈ کا ارادہ ہے کہ وہاں تھوڑی فوج رکھی جاوے کیونکہ جزیرہ مذکور کے باشندگان میں سے ایک والنیٹر فوج مقرر کیجاوے گی +

سر گارنٹ ولسلی اپنے ماتحت افسران و مصاحبان کے ہمراہ جزیرہ سیپرس کیطرف روانہ ہوگئے +

کرنل کریور اُن افسران کے جو جزیرہ سیپرس میں جاتے ہیں افسر اعلی مقرر ہوئے اور کپتان بیکر سل فوجی سکرٹری مقرر ہوئے +

جہاز سموم نامی پر رایل انجنیر کی ایک کمپنی سوار ہوکر جزیرہ سیپرس کی طرف روانہ ہوئی +

بوکرسٹ ۱۵ جولائی - گورنمنٹ رومانیا نے اِس تجویز کو منظور کیا ہے کہ صوبہ بسربیہ کے عوض ڈبرودشا دیا جاوے +

قسطنطنیہ ۱۵ جولائی - وہ بغاوت جو کوہ روڈوپ میں برپا ہوئی تھی سو اب موقوف ہوگئی +

ٹرکی کی فوج کلان معہ دو آہنی جہازوں کے سرحد یونان پر بھیجی جاتی ہے +

امریکین مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا